سورة الاعراف

آیات ۱ - ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ ۚ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِىْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا
مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَ كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا
كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ
اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَ
الْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ مَنْ
خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَقَدْ
مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع
وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ
اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ
اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف

- نام- سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ - وہ سورت جس میں اعراف کا ذکر ہے
- زمانۂ نزول – یہ سورت بھی سابقہ سورت (الانعام) کے ساتھ (۱۳-۱۱ نبوی کے) زمانے میں نازل ہوئی

الاعراف کے معنی- الاعراف، عُرف کی جمع ہے جس کا مطلب ہے اونچا مقام (جیسے ٹیلہ یا پہاڑی)، مفسرین کے مطابق اعراف جنت اور جہنم کے درمیان ایک اونچی جگہ کا نام ہے یہاں ان لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا جن کی نیکیاں اور بدیاں میزان میں برابر اتریں گی۔ وہاں سے اصحاب اعراف جنت والوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں دیکھیں گے، تب تک ان کا معاملہ مؤخر رکھا جائے گا (لیکن یہ سورت کا موضوع نہیں ہے)

- سُوْرَةُ الْاَعْرَاف قرآن کریم کی طویل ترین مکی سورت ہے حجم کے اعتبار سے، جس کی ۲۰۶ آیات اور ۲۴ رکوع ہیں

سورت کا موضوع: اس سورت کا مرکزی مضمون "دعوتِ رسالت" ہے لیکن اس دعوت میں انذار (تنبیہ اور خبرداری) کا رنگ بہت نمایاں ہے۔ قریش مکہ کو صاف دھمکی دی گئی ہے کہ اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو بس سمجھ لو کہ اب تم خدا کے عذاب کی زد میں ہو۔ اور ساتھ ساتھ انہیں پچھلی قوموں کی تاریخ بھی بتا دی گئی کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوئیں اور ان کا جرم بھی یہی تھا جو قریش کا ہے یعنی تکذیب، لہٰذا ان اقوام کی ہلاکت سے عبرت حاصل کرو، اللہ اور اس کے آخری رسول محمد ﷺ پر ایمان لے آؤ

سُوْرَةُ الْاَعَرَاف

سورت کے مضامین :

1. قوموں کے قانونِ ہلاکت (Law of annihilation) اور قانون استبدال (Law of replacement) کی وضاحت، اس سے قریشِ مکہ کو تنبیہ اور عبرت کی دعوت، جزیرۃالعرب اور اس کے گردونواح میں تباہ شدہ چھ اقوام کی جانشینی اور تباہی کی سرگذشت اور ان پر تبصرے (ان کی تکذیب اور ان کے متکبرانہ رویوں کی نشاندہی) - اس عنوان میں کئی ذیلی مباحث و مضامین
2. قصہ آدمؑ وابلیس کا تفصیلی ذکر، اس قصے کے کئی سبق آموز پہلوؤں کا ذکر، اولادِ آدم کو ابلیس کے شر سے بچنے کی ہدایت، ابلیس کے طریقہ کار کی وضاحت اور اس سے آگہی - اس عنوان میں بھی کئی ذیلی مباحث و مضامین
3. رسالت (توحید اور معاد) کا مضمون (مکی سورتوں کے اسلوب کے مطابق)
4. آپ ﷺ کے ٦ نکاتی مشن کی وضاحت
5. اختتامیہ (عہدِ الست کا ذکر، آپ ﷺ اور مسلمانوں کو ہدایات

سُوْرَةُ الْاَنْعَام اور سُوْرَةُ الْاَعرَاف

	سُوْرَةُ الْاَنْعَام	سُوْرَةُ الْاَعرَاف
✓ زمانہ نزول	قیامِ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی	اس کا زمانہ نزول بھی تقریباً یہی ہے
• خطاب	قریش (اہلِ مکہ سے)	قریش (اہلِ مکہ سے)
▪ بنیادی مباحث	توحید، رسالت، معاد، اصل دین ابراہیم کی وضاحت، عرب جاہلیت پر بھرپور تنقید (اسلامی نظریۂ حیات کی بنیاد وارتقاء)	رسالت (رسول کی بعثت کے تقاضے)، قصص الانبیاء، اسلامی عقائد و نظریات کے مباحث لیکن مختلف اسلوب میں (انسانی تاریخی زاویے سے۔ ایمانی قافلے کا ذکر)
o استدلال	عقل و فطرت اور آفاق وانفس کے شواہد سے استدلال	تاریخی شواہد (سابقہ قوموں کے انجام) سے استدلال
o استدلال	التذکیر بآلاء اللّٰہ (اللّٰہ کی نعمتوں اور قدرتوں سے استدلال)	التذکیر بِایّام اللّٰہ (اللّٰہ کے دنوں کے حوالے سے استدلال)
← مضامین	– شرک کی نفی اور عقیدہ توحید کی دعوت – جاہلیت کے مروجہ توہمات کی تردید – عقیدۂ معاد کی تبلیغ – اخلاقی اصولوں کا بیان جن پر اسلامی سوسائٹی کی تعمیر – منکرین کو انکی غفلت، انکار اور نادانستہ خود کشی پر نصیحت، تنبیہ اور تہدید – قرآن کے ذریعے سے اتمامِ حجت کا بیان	– توحید، رسالت، معاد، قرآن کا مقصد (انذار)۔ – نوحؑ، ھودؑ، صالحؑ، لوطؑ، شعیبؑ، موسیٰؑ کی اپنی اپنی قوم کو دعوت ایمان، ان کی تکذیب، ان کی ہلاکت (جو قومیں فساد فی الارض کی مرتکب اور رسول کی دعوت کو جھٹلا دیتی ہیں اللّٰہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے) – بنی اسرائیل کی تاریخ کے ادوار پر ایک جامع تبصرہ – قریش کو عبرت کی دعوت، عذاب الٰہی کی دھمکی

الٓمّٓصٓ ۚ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

الٓمّٓصٓ - المص ، حروف مقطعات ہیں

حروفِ تہجی کی طرح الگ الگ مفرد پڑھے جاتے ہیں

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ - (یہ) ایک کتاب ہے جو اتاری گئی آپ کی طرف

فَلَا يَكُنْ - پس چاہیئے نہ ہو

فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ - آپ کے سینے میں کوئی تنگی اس سے

حَرَج - تنگی، مضائقہ
شک، گناہ

حَرَج - مخالفتوں اور مزاحمتوں کے درمیان راستہ صاف نہ پا کر دل کا آگے بڑھنے سے رکنا

لِتُنْذِرَ بِهٖ - تاکہ آپ خبردار کریں اس سے

أنذَرَ يُنْذِرُ ، إنذارًا - خبردار کرنا (IV)

وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ - اور نصیحت ہوتے ہوئے مومنین کے لیے

ذِکرٰی - نصیحت
ذکر، موعظت

اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ - پیروی کرو اس کی جو اتارا گیا

اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ - تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے

وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ③

وَلَا تَتَّبِعُوْا - اور نہ پیروی کرو

مِنْ دُوْنِهٖٓ - اس کے سواء

اَوْلِيَآءَ - کچھ کارسازوں کی

اَوْلِيَآءَ - وَلِي کی جمع (کارساز، محافظ، مددگار، حمایتی)

قَلِيْلًا مَّا - بہت تھوڑی ہے جو

تَذَكَّرُوْنَ - تم لوگ نصیحت پکڑتے ہو

تذکَّرَ یتذکَّر ، تذکُّرًا - نصیحت حاصل کرنا (۷)

الٓمّٓصٓ ۚ ١ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِىْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ٢
اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ٣

الف۔ لام۔ میم۔ صاد، یہ ایک کتاب ہے جو تمہاری طرف نازل کی گئ ہے، پس اے محمدؐ، تمہارے دل میں اس سے کوئی جھجک نہ ہو اس کے اتارنے کی غرض یہ ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے (منکرین کو) ڈراؤاور ایمان لانے والے لوگوں کو یاددہانی ہو۔ لوگو، جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اُس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو مگر تم نصیحت کم ہی مانتے ہو

Alif-Lam-Mim-Sad. This is a Book revealed to you. Let there be no impediment in your heart about it. (It has been revealed to you) that you may thereby warn [the unbelievers], that it may be a reminder to the believers.

[0 men!] Follow what has been revealed to you from your Lord and follow no masters other than Him. Little are you admonished.

الٓمّٓصٓ ۚ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ فَلَا يَكُنۡ فِىۡ صَدۡرِكَ حَرَجٌ مِّنۡهُ لِتُنۡذِرَ بِهٖ وَ ذِكۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٢﴾

مخالفت کے عروج پر آپ ﷺ کو تسلی

- سورت کے نزول کے وقت قریشِ مکہ کی مخالفت عروج پر تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اسلامی قوت کو بالکل کچل دینے کے لیے تیاری کر رہے ہیں، گردو پیش کا ماحول بھی سازگار نہ تھا
- ان نامساعد اور ناگفتہ بہ حالات آپ ﷺ کی طبیعت میں ایک انقباض اور ایک اضطراب پیدا ہوتا تھا کہ ایسی بے پناہ مخالفتوں کے ہوتے ہوئے یہ دعوت کس طرح کامیابی کا سفر جاری رکھ سکتی ہے اور میں بطور آخری رسول نوعِ انسانی کی حالت کو بدلنے کا جو ارادہ رکھتا ہوں اس کے آخر امکانات کس طرح پیدا ہو سکتے ہیں؟ اس پیغام کو پہنچانے میں کہیں ان سے کوئی کوتاہی تو نہیں ہوئی؟ اس سوچ اور احساس کی وجہ سے آپ ﷺ اپنے دل پر ہر وقت ایک بوجھ محسوس کرتے تھے
- یہاں پر آپ ﷺ کے اس ضیقِ صدر پر آپؐ کو تسلی دی گئی ہے اور آپؐ کے اس بوجھ کو ہلکا کر دیا گیا ہے کہ اس قرآن کی وجہ سے آپؐ کے اوپر کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔ جس خدا نے یہ اتاری ہے وہی اس کی تائید و نصرت کے لیے کمک اور مدد بھی فراہم کرے گا، نہ وہ کوئی کمزور ہستی ہے نہ حالات سے بے تعلق یا بے خبر ہے
- آپ کا کام خبردار (انذار) کرنا ہے، اس کام کو سرانجام دینے میں بفضلہٖ تعالیٰ آپؐ نے کبھی کوئی کمی نہیں کی اس کے لیے آپؐ نے زندگی کا ایک ایک لمحہ صرف کیا ہے، یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے اور اس سے فائدہ صرف وہی اٹھائیں گے جو اہلِ ایمان ہیں طه (1) مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ (2) إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ (3)

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝۴ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۵

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ - اور کتنی ہی بستیاں ہیں

اَهْلَكْنٰهَا - ہم نے ہلاک کیا جن کو

فَجَآءَهَا - پھر آئی ان کے پاس ہماری سختی

بَاْسُنَا - ہماری سختی

بَيَاتًا - رات ہوتے ہوئے

اَوْ هُمْ - یا اس حال میں کہ وہ لوگ

قَآئِلُوْنَ - دوپہر کو آرام کرنے والے

كَم - سوالیہ (مقدار، تعداد، مدت کے لیے

قَرْيَة - بستی، قریۃ کا لفظ قریہ اور اہل قریہ دونوں کیلیئے

جَاءَ يَجِيْءُ ، مَجِيْئاً - آنا

باس - سختی، عذاب، شدید خوف، جنگ کی شدت

بَاتَ يَبِيْتُ ، بَيْتًا و بياتًا - رات گذارنا

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

(ق ي ل) قَالَ يَقِيلُ ، قَيْلُولَةً - دوپہر کا سونا (Nap)

قَائِل - دوپہر کا آرام کرنے والا

قَائِلُوْن - قَائِل کی جمع

دوپہر کو سونا یا رات کو، انسان کی غفلت کی طرف اشارہ

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ - تو نہیں تھا ان کا پکارنا

دعوٰی - پکار، پیغام، مقدمہ

اِذْ جَآءَهُمْ - جب آئی ان کے پاس

بَاْسُنَآ - ہماری سختی (عذاب)

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا - سوائے اس کے کہ انھوں نے کہا

اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ - بیشک ہم تھے ظلم کرنے والے

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤ فَمَا كَانَ
دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥

کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اُن پر ہمارا عذاب اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا، یا دن دہاڑے ایسے وقت آیا جب وہ آرام کر رہے تھے

اور جب ہمارا عذاب اُن پر آ گیا تو ان کی زبان پر اِس کے سوا کوئی صدا نہ تھی کہ واقعی ہم ظالم تھے

How many a township We have destroyed! Our scourge fell upon them at night, or when they were taking midday rest.
And when Our scourge fell upon them their only cry was: 'We are indeed transgressors.

وَكَمۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا فَجَآءَهَا بَاۡسُنَا بَيَاتًا اَوۡ هُمۡ قَآئِلُوۡنَ ۝٤ فَمَا كَانَ دَعۡوٰٮهُمۡ اِذۡ جَآءَهُمۡ بَاۡسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ۝٥

معذب قوموں کی تاریخ سے استدلال

- اس سورت کا ایک اہم موضوع گزشتہ اقوام پر عذابِ الٰہی اور ان کی تباہی ہے (التّذکیر بِاَیَّام اللہ) یہ قوم نوحؑ ، قوم ہودؑ، قوم صالحؑ ، اور قوم شعیبؑ کی بستیوں اور عَاموره اور سدوم کے شہروں کی طرف اجمالی اشارہ ہے۔
- ان قوموں کے کفر، شرک اور بد کرداریوں کا انجام بتایا گیا ہے جس کی تفصیل آگے سورت میں آئے گی۔اس تذکرے سے منکرین اور مکذبین کو درسِ عبرت کہ اگر تم نے تکذیب اور انکار کی روش ترک نہ کی اور اپنی ضد پہ اڑے رہے تو بعید نہیں کہ تمہارا انجام بھی ان تباہ شدہ قوموں جیسا ہو
- اور یہ بھی بتادیا گیا کہ اللہ کا عذاب کبھی بھی اور کسی بھی شکل میں آسکتا ہے، سابقہ تباہ شدہ قوموں کے بارے میں بتایا کہ ان پر عذاب ایسے وقت آیا جب کہ وہ اس سے بے خبر اور خواب خرگوش میں محو تھے۔آگے اسی سورت میں ان پر دن چڑھے بھی عذاب کا ذکر ہے جس کا مطلب ہے کہ اللہ کا عذاب دن اور رات کسی بھی وقت آسکتا ہے اور جب وہ آتا ہے تو اس کو کوئی نہیں روک سکتا اور کوئی اس سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے
- یہاں قریش مکہ کو درسِ عبرت کے لیے یہ بھی بتادیا گیا کہ جب اللہ کا عذاب ان مکذّب قوموں پر آیا تو وہ اس کے مقابلے میں کھڑی نہ ہو سکیں اور انہوں نے اپنے جرم کا اقرار کرتے ہوئے اپنے آپ کو عذاب کے حوالے کیا
- عذاب الٰہی آنے (دیکھ لینے) کے بعد، ظالموں کا اپنے ظلم کے بارے میں اعتراف کرنا بے فائدہ ہے

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾

فَلَنَسْـَٔلَنَّ ۔ تو ہم لازماً پوچھیں گے

سَأَلَ يَسْأَلُ ، سُؤالاً ۔ سوال پوچھنا | روزِ قیامت کی بازپرس

عربی میں تاکید کا انتہائی اسلوب | لام تاکید + فعل (مضارع) + نون مشدّدہ

الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ ۔ ان لوگوں سے بھیجا گیا جن کی طرف

وَلَنَسْـَٔلَنَّ ۔ اور ہم لازما پوچھیں گے

الْمُرْسَلِيْنَ ۔ بھیجے ہوؤں سے

فَلَنَقُصَّنَّ ۔ پھر ہم لازما بیان کریں گے

قَصَّ يَقُصُّ ، قَصًّا۔ بیان کرنا

عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ ۔ ان پر علم کے ساتھ

وَّ مَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۔ اور ہم نہیں تھے غائب ہونے والے

فَلَنَسۡـَٔلَنَّ الَّذِيۡنَ اُرۡسِلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَنَسۡـَٔلَنَّ الۡمُرۡسَلِيۡنَۙ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيۡهِمۡ
بِعِلۡمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيۡنَ ﴿۷﴾

پس یہ ضرور ہو کر رہنا ہے کہ ہم اُن لوگوں سے باز پرس کریں، جن کی طرف ہم نے پیغمبر بھیجے ہیں اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں (کہ اُنہوں نے پیغام رسانی کا فرض کہاں تک انجام دیا اور انہیں اس کا کیا جواب ملا)
پھر ہم خود پورے علم کے ساتھ سرگزشت ان کے آگے پیش کر دیں گے، آخر ہم کہیں غائب تو نہیں تھے

So We shall call to account those to whom Messengers were sent,6 and We shall call to account the Messengers (to see how dutifully they conveyed the Message, and how people responded to it).

Then We shall narrate to them with knowledge the whole account. For surely, We were not away from them

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِیْنَ ﴿۷﴾

فلسفۂ رسالت کا ایک اہم موضوع (آخرت کی باز پرس رسالت کی بنیاد پر)

- اس سورت کا مرکزی مضمون چونکہ رسالت ہے اس لیے رسالت / فلسفۂ رسالت کے مباحث سورت میں جا بجا ملیں گے۔ اللہ کے رسول لوگوں کو دو چیزوں سے ڈراتے تھے۔ ایک اس عذاب سے جو رسول کی تکذیب کرنے والی قوم پر لازماً آتا ہے دوسرے اس جزا و سزا سے جس سے آخرت میں ہر شخص کو لازماً دوچار ہونا ہے۔
- یہ ایک بہت بھاری اور حساس ذمہ داری جو رسولوں پر ڈالی گئ اور ان امتوں پر بھی جن کو خبردار کیا گیا
- امتوں سے بھی پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں یہ پیغام پہنچا اور اگر پہنچا تو تم نے اس کے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا؟

كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (8) قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ (9) وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (10) سورة الملک

جب جب ان کی کوئی بھیڑ دوزخ میں جھونکی جائے گی اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے، ہاں ہمارے پاس ایک ہوشیار کرنے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے، ہاں ہمارے پاس ایک ہوشیار کرنے والا آیا تو تھا پر ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہہ دیا کہ خدا نے کوئی چیز بھی نہیں اتاری ہے، تم لوگ ایک بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ وہ اعتراف کریں گے کہ اگر ہم سنتے سمجھتے ہوتے تو جہنم میں پڑنے والے نہ بنتے

- اسی طرح رسولوں سے بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا تم نے میرا پیغام لوگوں تک پہنچایا؟ تمہیں پھر کیا جواب ملا یَوْمَ یَجْمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَیَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ۖ (المائدہ)— اسی پیغام کے پہنچا دینے کی گواہی آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے لی - أَلَا هلْ بَلَّغْتُ؟، قالوا : نعَم ، قالَ : اللَّهُمَّ اشهَدْ ، اللَّهمَّ اشهَدْ

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۣ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۣ الْحَقُّ - اور تولنا اس دن حق ہے

فَمَنْ ثَقُلَتْ - پس وہ بھاری ہوئے

مَوَازِيْنُهٗ - جن کے ترازو (پلڑے)

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - تو وہی فلاح پانے والے ہیں

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ - اور ہلکے ہوئے جن کے ترازو

فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ - تو وہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ - گھاٹے میں ڈالا اپنے آپ کو

بِمَا كَانُوْا - بسبب اس کے جو وہ

بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ - ہماری نشانیوں پر ظلم کرتے تھے

يَوْمَئِذٍ = يَوْمَ + اِذٍ (اس دن)

ثَقُلَ يَثْقُلُ ، ثِقْلاً - بھاری ہونا

مَوَازِيْن - جمع ہے مِيْزَان کی (ترازو)

مُفْلِح - فلاح پانے والا

خَفَّ يَخِفُّ ، خَفًّا - ہلکا ہونا

وَ الۡوَزۡنُ یَوۡمَئِذِ ۣ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۸﴾ وَ مَنۡ
خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ بِمَا کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۹﴾

اور وزن اس روز عین حق ہوگا جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے
اور جن کے پلڑے ہلکے رہیں گے وہی اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کرنے والے ہوں گے کیونکہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کرتے رہے تھے

The weighing on that Day will be the true weighing those whose scales are heavy will prosper.

and those whose scales are light will be the losers, for they, are the ones who have been unjust to Our signs.

محمد اقبال

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٨ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ

میزان عدل اور اس کی حقیقت کا بیان

- مشرکین کے لیے عقیدۂ آخرت سب سے مشکل تھا (سمجھنے اور ایمان لانے کے حساب سے)، کہ کس طرح اربوں کھربوں مخلوقات کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اگر یہ ہو بھی جائے کس طرح ان سب کا حساب لینا ممکن ہے؟ جو لوگوں نے اعمال کیے ہیں جو انہیں شاید یاد بھی نہ ہوں یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کو حساب ہو؟
- اس طرح کے سب سوالوں کا جواب یہاں دیا گیا ہے، اس ضمن پہلی اور سب سے اہم بات کہ قیامت بنی آدم کے اعمال اور عقائد کی جانچ پڑتال اور ان کے ترازو میں ڈالے جانے کا دن ہے (اعمال کا وزن کیا جانا حق ہے) اور اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس دن وزن رکھنے والی شے صرف حق ہوگا، باطل کا کوئی وزن ہی نہیں ہوگا
- انسان کے اعمال کا الگ وزن ہوگا جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ نجات پا جائے گا اور جس کے گناہوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ عذاب کا شکار ہوگا۔ وَ نَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلاَ تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَ إِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَ كَفَى بِنَا حَاسِبِينَ ، ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو قائم کریں گے اس لیے کسی شخص پر ادنیٰ ظلم نہیں ہوگا جو بھلائی یا برائی ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی نے کی ہو وہ سب میزان عمل میں رکھی جائے گی اور ہم حساب کے لیے کافی ہیں (الأنبياء - ٤٧)

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ، فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ، جس کا نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ عمدہ عیش میں رہے گا اور جس کا پلہ نیکی کا ہلکا ہوگا اس کا مقام دوزخ ہوگا۔ (القارعة - ٦)

وَلَقَدۡ مَكَّنّٰكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ‌ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ۝10

وَلَقَدۡ مَكَّنّٰكُمۡ - اور بیشک ہم نے اختیار دیا ہے تم کو

مَكَّنَ يُمَكِّنُ ، تَمْكِيْنًا - ٹھکانہ دینا (۱۱)

مکانت، تمکّن، تمکنت، مکین، مکان

فِى الۡاَرۡضِ - زمین میں

وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ - اور ہم نے بنائے تمہارے لیے

فِيۡهَا مَعَايِشَ - اس میں زندگی کے سامان

مَعَايِش - مَعِيْشَة کی جمع

عَاشَ يَعِيْشُ ، عَيْشًا و عِيْشَةً و مَعَاشًا زندگی گذارنا

مَعِيْشَة وہ ساز و سامان جو زندگی گذارنے کے لیے ضروری ہو

قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ - بہت کم ہے جو تم شکر کرتے ہو

ہم نے تمھیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا اور تمہارے لیے یہاں سامان زیست فراہم کیا، مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو

We assuredly established you in the earth and arranged for your livelihood in it. Little do you give thanks.

وَلَقَدۡ مَكَّنّٰكُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ جَعَلۡنَا لَكُمۡ فِیۡهَا مَعَایِشَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ۝۱۰

احسانات کے ذکر سے ملامت بھی اور دعوت بھی

- انسانوں کو ڈر لگا رہتا ہے کہ زمین کے وسائل انسان کے مسلسل استعمال سے ختم نہ ہو جائیں مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے خزانے ختم ہونے والے نہیں ہیں۔ اس نے انسان کو اس زمین میں بسایا ہے تو پھر اس کے لیے معاش (زندگی کے سامان) کا پورا پورا بندوبست بھی کیا ہے۔
- اس نے رہنے کے لیے سہولتیں عطا فرمائیں، زمین کو انسان کے لیے مسخر کیا، اس کے مدفون خزانے اس کی قوت تسخیر کے لیے ہموار کر دیئے، اس کی فضائیں اس کی ہوائیں اس کے سمندر، اس میں چمکنے والے سورج اور چاند انسانی خدمت پر لگا دیئے، زمین میں اس کے لیے اس کی روزی کا سامان رکھ دیا، معیشت کی راہیں کھولیں، قسم قسم کے غلے اگائے اور طرح طرح کے پھل پیدا کیے، پانی اور ہواؤں کو مسخر کیا، ہواؤں میں اڑنے اور سمندروں کے پاتال میں پہنچنے کی راہیں ہموار کیں، زمین میں معدنیات کے خزانے رکھ دیئے، انہیں نکالنے اور نکال کر بروئے کار لانے اور امکانات کی ایک وسیع و عریض دنیا پیدا کی............
- ان تمام احسانات کا ذکر فرمانے کے بعد اس کا نتیجہ ہمارے لیے چھوڑ دیا گیا کہ خود سوچو کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے؟
- اللہ کے احسانات کا بدلہ بھی انسان کی طرف سے یہ ہونا چاہیے کہ وہ اللہ کی بندگی اور اس کی اطاعت کرے اور اس کے احکام کو قبول کرکے اس کے عطا کردہ مقاصد کو اپنی زندگی کے مقاصد بنائے اور اس کی طرف سے آنے والے رسول کی زندگی کو اپنے لیے رہنما سمجھے لیکن اگر ایسا نہ کیا جائے تو اس کو ادائے شکر نہیں بلکہ کفران نعمت کہا جائے گا

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۠ ۝۱۰

قریش مکہ کو خطاب کے تناظر میں

- اے قریش ہم نے تمھیں اس سرزمین حرم میں اقتدار بخشا اور تمھیں یہاں کے اختیارات کا مالک بنایا، یعنی سر زمین حرم میں تمھیں اختیارات دیئے، اسی کی نسبت تمھیں (اس وادیٔ غیر ذی زرع میں) معاشی خوشحالی دی، حرم کی سرزمین کو مرجع خلائق بنایا، تمھاری تجارت و معیشت کے لیے آسانیاں پیدا کیں، بدامنی کے سمندر میں اس جگہ کو امن کا ایک جزیرہ بنایا........
- تمھیں چاہیے تو یہ تھا کہ اللہ کے ان احسانات کا تم شکرادا کرتے اور تم اللہ کی بندگی کرتے ہوئے شیطانی قوتوں کے راستے پر چلنے سے انکار کردیتے لیکن افسوس یہ ہے کہ تم نے اللہ کی اطاعت کی بجائے شیطان کی اطاعت کی اور اللہ کے رسول پر ایمان لانے کی بجائے تم نے رسول کی مخالفت پر کمر باندھ لی حالانکہ شیطان پہلے دن سے تمھارا دشمن چلا آرہا ہے لیکن تم عجیب بیوقوف ہو کہ اپنے دشمن کو پہچاننے کی بجائے اس کی اطاعت کر رہے ہو چنانچہ اگلی آیات میں انسان اور ابلیس کے تعلق کی تاریخ کو دھرایا جارہا ہے تاکہ بالعموم نوع انسانی اور بالخصوص قریش اپنے رویے کی غلطی کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ⑪

صَوَّرَ يُصَوِّرُ ، تَصْوِيرًا - شکل دینا (۱۱)

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ - اور بیشک ہم نے پیدا کیا ہے تم کو

ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ - پھر ہم نے شکل دی تمہیں

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ - پھر ہم نے کہا فرشتوں سے

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ - سجدہ کرو آدم کو

فَسَجَدُوْٓا - توانہوں نے سجدہ کیا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ - سوائے ابلیس کے

لَمْ يَكُنْ - وہ نہیں تھا

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ - سجدہ کرنے والوں میں سے

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسۡجُدَ اِذۡ اَمَرۡتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ۚ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ﴿۱۲﴾

قَالَ مَا مَنَعَكَ - (اللہ نے) کہا کس چیز نے تجھے روکا

اَلَّا تَسۡجُدَ - کہ تو سجدہ نہ کرے

اِذۡ اَمَرۡتُكَ - جب (کہ) میں نے حکم دیا

قَالَ - (ابلیس نے) کہا

اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ - میں بہتر ہوں اس سے

خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ - تو نے پیدا کیا مجھ کو آگ سے

وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ - اور تو نے پیدا کیا اس کو گارے سے

طِيۡن - مٹی اور پانی سے بنا گارا

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ
السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ
مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

ہم نے تمہاری تخلیق کی ابتدا کی، پھر تمہاری صورت بنائی، پھر فرشتوں سے کہا آدمؑ کو سجدہ کرو اس حکم پر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا، پوچھا، "تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جب کہ میں نے تجھ کو حکم دیا تھا؟" بولا، "میں اُس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اُسے مٹی سے "

We initiated your creation, then We gave you each a shape, and then We said to the angels: 'Prostrate before Adam. They all prostrated except Iblis: he was not one of those who fell Prostrate

Allah said: 'What prevented you from prostrating, when I commanded you to do so?' He said: 'I am better than he. You created me from fire, and him You created from clay.

آیات 1 - 10

رکوع 1

- آپ ﷺ کے فرض منصبی کے حوالے سے آپؐ کو تسلی دی گئی اور مخالفین کی مخالفت کی حقیقت بھی واشگاف کی گئی
- روزِ قیامت یقینی طور پر قائم ہوگا اور وہ حساب کتاب کا دن ہوگا، انسانی اعمال کا وزن کیا جائے گا اور فیصلہ نیک اعمال کے وزن پر ہوگا
- اللہ نے کئی قوموں کو ان کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کیا۔ جب تباہی آئی تو انھوں نے اعتراف کیا کہ وہ خود ہی ظالم تھے۔ اس دنیاوی پکڑ کے باوجود ان کے لیے اصل عذاب روزِ قیامت کے فیصلے کے بعد کا اخروی دائمی عذاب ہوگا
- اس دنیا کے اندر انسان کے لیے ان گنت نعمتیں رکھی ہیں اس دنیا کو اور انسان کو بنانے والے رب نے۔ ان نعمتوں کا تقاضا ہے کہ وہ انسان اپنے رب کا احسان مند ہو اور اس کا کفران نہ کرے

اضافی مواد

Reference Material

روزِ قیامت اعمال کا تولا جانا

○ اعمال کا وزن کیا جانا

- وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ ۚ قیامت کے روز وزن کیا جانا حق ہے (الاعراف:۸)
- وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور ہم قیامت کے دن انصاف کا ترازو قائم کریں گے (الانبیاء:۴۷)
- چونکہ انسانی ذہن اور چیزوں کو سمجھنے کے ذرائع بہت محدود ہیں اس لیے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ میزان کی صحیح صحیح کیفیت سمجھنا مشکل ہے، جیسے وہ ترازو کیسا ہوگا، اس کے پلڑوں کی نوعیت کیا ہوگی، اعمال کو کیونکر تولا جاسکے گا وغیرہ؟ ان پر ایسے ہی مجملاً ایمان رکھنا چاہیے جس طرح حدیث جبریل میں ذکر ہے

○ میزان پہ کیا تولا جائے گا؟

- اس ضمن میں کئی اقوال ہیں (جو قرآن و احادیث سے ثابت ہیں)۔ ان میں میزان پہ (۱) انسان کا وزن کیا جانا، (۲) اعمال کے صحیفوں/ رجسٹرڈ کا وزن کیا جانا، (۳) اعمال کا وزن کیا جانا شامل ہیں، لیکن حقیقت کے اعتبار سے یہ سب ایک ہیں چاہے وہ انسان ہوں، اعمال کے صحیفے ہوں یا خود اعمال جو چیز ان کو ترازو پر وزنی بنائے گی وہ اعمال کی قدر و قیمت ہے

روزِ قیامت اعمال کا تولا جانا

o میزان پہ کیا تولا جائے گا؟

1. انسان کا وزن کیا جانا- ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بہت بڑے موٹے تازے آدمی کو لایا جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا وزن ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ آیت پڑھو: فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (الکہف:۱۰۵) یعنی ہم قیامت کے دن ایسے (نافرمان) لوگوں کا کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

2. اعمال کے صحیفوں/ رجسٹرڈ کا وزن کیا جانا -اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر دو فرشتے مقرر کردیئے ہیں جو اس کا ہر قول و فعل لکھ رہے ہیں :ارشاد ربانی ہے: إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ (17) مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (18) (ق)، جب دو فرشتے لکھنے والے اس کے دائیں اور بائیں طرف بیٹھ کر ہر چیز تحریر کررہے ہیں

قیامت کے دن یہی اعمال کے رجسٹر تقسیم ہونگے اور ان کا وزن کیا جائے گا ، وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا (بنی اسرائیل:13) ، اور ہم نے ہر انسان کا نامہ اعمال اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے، جسے ہم روز قیامت ایک کتاب کی شکل میں نکالیں گے انسان اپنی اس کتاب کو اپنے سامنے کھلا ہوا پائے گا... اور ان ہی صحائف اعمال کا قیامت کے دن وزن کیا جائے گا۔

روزِ قیامت اعمال کا تولا جانا

- میزان پہ کیا تولا جائے گا؟

3. اعمال کا وزن کیا جانا- متعدد نصوص سے ثابت ہوتا ہے کہ روزِ قیامت اعمال کا وزن کیا جائے گا اعمال کو مجسم شکل میں پیش کیا جائے گا اور ان کا وزن ہو گا

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں (لیکن میزان میں بھاری (اور) اللہ کو پیارے ہیں سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ ترازو کے آدھے پلڑے کو اور الحمد للہ پوری ترازو کو بھر دے گا

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمام آسمان وزمین اور ان کے اندر کی موجودات اور دونوں کے درمیان کی کائنات اور زمینوں کے نیچے کی مخلوقات سب کو لا کر میزان کے ایک پلڑے میں اور لا الہ الا اللہ کی شہادت دوسرے پلڑے میں رکھ دی جائے تو یہ ان سب سے وزنی ہو گی (طبرانی)

روزِ قیامت اعمال کا تولا جانا

○ میزان پر بھاری اعمال

- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیم کا کلمہ
- لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت نوحؑ نے اپنی وفات کے وقت دو بیٹوں کو بلایا اور فرمایا میں تم کو لا الہ الا اللہ (کے یقین رکھنے اور اعتراف کرنے) کا حکم دیتا ہوں کیونکہ آسمانوں اور زمین کو مع اس کی موجودات کے اگر میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں لا الہ الا اللہ کو رکھا جائے تو یہ (موخر الذکر) پلڑا بھاری پڑے گا (حاکم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا موسیٰ اگر تمام آسمان اور میرے علاوہ ان کی ساری موجودات اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور دوسرے پلڑے میں لا الہ الا اللہ ہو تو یہ ان (آسمان وزمین) کو لے جھکے گا (یعنی ان کا پلڑا اونچا ہو جائے گا)

- حسنِ خلق ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن اخلاق سے زیادہ بھاری، میزان میں کوئی چیز نہیں (ہو گی)۔ (ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان)۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے) فرمایا ابوذر: کیا میں تجھے دو خصلتیں ایسی بتاؤں جو پشت پر تو ہلکی ہیں (یعنی جن کو اٹھانا آسان ہے) مگر میزان میں تمام دوسری چیزوں سے بھاری ہوں گی، فرمایا حسن خلق اور زیادہ خاموشی کو اختیار کر قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان دونوں کے برابر مخلوق کا کوئی عمل نہیں۔

روزِ قیامت اعمال کا تولا جانا

o میزان پر بھاری اعمال

- اولاد کی وفات پر صبر کرنا
- الحمدللہ، اللہ اکبر، لاالٰہ الااللہ، سبحان اللہ کہنا، رسول اللہ ﷺ کے غلام ابو سلام (ابو سلمیٰ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واہ واہ پانچ چیزیں تو میزان میں بہت ہی بھاری ہونگی: لاالٰہ الااللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ، کسی کی نیک اولاد فوت ہو جائے اور والدین اس پر (صبر کرتے ہوئے) اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھیں۔ (مسند احمد، طبرانی کبیر، طبرانی اوسط)
- مسلمان کے جنازے اور تدفین میں شرکت- سیدنا ابو ھریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ چلے (یعنی نماز جنازہ میں شریک ہو) اور تدفین تک ساتھ رہے تو اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، اور جو صرف نماز جنازہ میں شرکت کرے اور تدفین سے پہلے لوٹ آئے تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے، ہر ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے (بخاری)
- ندامت / خشیت سے رونا- آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص (بیٹھا) رو رہا تھا اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور پوچھا یہ کون ہے حضور ﷺ نے فرمایا فلاں شخص ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا اولاد آدم کے تمام اعمال کا وزن ہو سکتا ہے صرف رونے کا وزن نہیں ہو سکتا اللہ ایک آنسو سے آگ کے سمندر کو بجھا دے گا۔ (مسند احمد)

روزِ قیامت اعمال کا تولا جانا

- اعمال کے علاوہ جن چیزوں کو تولا جائیگا

– گھر والوں کا نان نفقہ - حضرت جابرؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بندہ کی ترازو میں سب سے پہلے اس نفقہ کو رکھا جائے گا جو بندہ نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا ہوگا۔ (طبرانی)

– جہاد کا سامان - ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے وعدہ کو سچا جانتے ہوئے اور ایمان رکھتے ہوئے کوئی گھوڑا (اپنے جہاد یا دوسرے مسلمان مجاہد کے لئے) روک رکھا ہوگا تو اس گھوڑے کا کھانا پینا لید اور پیشاب (ایک روایت میں اس کا چارہ اور اس کے نشاناتِ راہ بھی) قیامت کے دن اس کی میزان (کے نیکیوں کے پلڑے) میں رکھے جائیں۔ (بخاری و مسلم)

– قربانی کا خون اور گوشت - حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا اٹھو اور اپنی قربانی (ذبح) ہونے کے وقت اس کے پاس خود موجود رہو جو قطرہ اس کے خون کا ٹپکے گا وہ تمہارے لیے ہر گناہ کی مغفرت کا سبب ہوگا۔ خوب سن لو اس کا خون اور گوشت لا کر ستر گنا کرکے تمہاری میزان میں (قیامت کے دن وزن کے وقت) رکھ دیا جائے گا۔ یہ سن کر ابو سعیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! کیا یہ حکم آل محمد (ﷺ) کے لیے مخصوص ہے؟ فرمایا آل محمد (ﷺ) کے لیے بھی ہے اور عام مسلمانوں کے لیے بھی

– اللہ کی راہ میں دیا ہو مال (نیکیوں کے پلڑے میں ڈالا جائے گا) ۔ طبرانی

– قیامت کے دن علماء کی روشنائی اور شہیدوں کے خون کا وزن کیا جائے گا (حدیث)

روزِ قیامت اعمال کا تولا جانا

o ترازو کے پلڑے کو بھرنے کے لیے آپ ﷺ کی دعا

نبی کریم ﷺ قیامت کے دن ترازو کے نیکی والے پلڑے کو بھرنے یا وزنی کرنے کیلئے سوتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھتے تھے:

« اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رِهَانِي، وَثَقِّلْ مِيزَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِىِ الْأَعْلَى »

(مستدرک حاکم: ۱۹۸۲،۲۰۱۲ وصحیح طبرانی کبیر: ۷،۵۹ ۵۸، صحیح الجامع الصغیر للالبانی:۴۶۴۹)

اے اللہ! تو میرے گناہ بخش دے (یہ امت کو تعلیم ہے ورنہ آپ ﷺ تو معصوم عن الخطاء ہیں) میرے (ساتھ متعین) شیطان کو ذلیل (ناکام) کردے، میری گردن کو (جہنم سے) آزاد کردے اور میرے ترازو کو بھاری کردے اور مجھے (فرشتوں کی) اعلیٰ محفل میں شامل کردے۔